

# عقبات

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسو ایم اے

تیار کنندہ

خادم حسین چھوڑی

زیر اہتمام

نور بخشہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چلو

# عقبات

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسو ایم اے

تیار کنندہ

خادم حسین چھوڑی

زیر اہتمام

نور بخشہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر نچلو

### خصوصی اجازت نامہ

میری اجازت سے انیم تمام تر تبصرے دادہ کتب و رسائل کے  
 کلمہ ایض و الحکم ایض کے ویب سائٹ پر منتقلیے اور  
 لائیج کلمہ مکملے اجازت اور رضاعت پر - NYF زندہ

حقیر تقصیر سے  
 عدم حشر صغیرم  
 ولہ خیر و نفع

تحریر ۱۱ جولائی ۲۰۱۱

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
6	حیات دنیا اور اس کی حقیقت	4	رسالہ عقبات اور اس کے نسخے
8	معرفت و عبادتِ الہی اور دل	8	رسمی عبادات
9	حب دنیا اور حب حق کی یکجائی ناممکن	9	حب دنیا اور نورِ ایمان کی یکجائی ناممکن
12	مغرور لوگ طلعتِ ایمان سے محروم	10	حقیقتِ ایمان
14	درودِ طلب	14	عاشقانِ حق کا راستہ
15	احکامِ الہی کی تعمیل	15	مرد میدانِ طریقت
17	چار خطرناک عقبات (گھاٹیاں)	17	ایک تمثیلی حکایت
19	عقبہء دوم کبر و نخوت	18	عقبہء اول بخل و کنجوسی
23	عقبہء چہارم ریا کاری اور نمود و نمائش	20	عقبہء سوم ظلم و نا انصافی

## عقبات

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب عقبات، حقیقتِ ایمان اور قدوسیہ کے نام سے عام ملتی ہے شاہ ہمدان نے اپنے کئی رسالوں کا کوئی نام نہیں رکھا جس کی وجہ سے مختلف لوگوں نے نفس مضمون کو دیکھ کر انہیں مختلف نام دیئے ہیں مثلاً رسالہ درویشیہ کے لئے درویش نامہ، رسالہ در و صوفیہ، رسالہ در و تصوف اور نفس شناسی۔ ان ہی قسم کی کتابوں میں سے ایک یہی ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخے ملتے ہیں۔

1۔ کتابخانہ کنج بخش اسلام آباد۔ یہ اس لائبریری میں تحت نمبر 5417 محفوظ ہے یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کا لکھا نسخہ ہے جو شاہ ہمدان کے مجموعہ رسائل کے درمیان موجود ہے۔

2۔ یہ نسخہ گنجینہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدرآباد سندھ بلا نمبر یہ نسخہ 1175ھ میں لکھا گیا ہے یہ بھی مجموعہ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہے اس مجموعے میں شاہ ہمدان کی 22 کتب و رسائل ہیں۔

3۔ نیشنل میوزیم کراچی تحت نمبر 1973-240 n,m جو محرم 1124ھ میں لکھا ہوا نسخہ ہے اس مجموعے میں یہ آٹھویں کتاب ہے۔

4۔ کتابخانہ ملک تہران نمبر 4250 اس مجموعے میں یہ چوبیسویں کتاب ہے۔

5۔ فرہنگستان تاشقند تحت نمبر 3238

6- آستان قدس رضوی مشہد 217 کے تحت محفوظ ہے۔

7 کتابخانہ آیہ صوفیہ ترکی بعنوان قدوسیہ 2873 اس مجموعے میں یہ دسویں کتاب ہے۔

8-9 رضا راپور انڈیا میں 2 نسخے 866,787 بعنوان رسالہ تصوف و انشاء القدسیہ کے نام سے

محفوظ ہیں ان دونوں مجموعوں میں یہ چوتھی کتاب ہے 22۔

10- اس کا ایک نسخہ کشمیر کے سنٹرل ریسرچ اکیڈمی میں ہے۔

ڈاکٹر ریاض کے مطابق انہوں نے اس کا اردو ترجمہ ماہنامہ الحق پیشاور 1973 میں شائع کیا

ہے ہم نے ان کا یہ ترجمہ نہیں دیکھا۔

ایران میں تذکرہ کجی کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے جو ہمارے پاس موجود ہے وہ اغلاط سے

پر ہیں - 23

سیدہ اشرف ظفر بخاری کے مطابق اس کا ایک اردو ترجمہ ماہنامہ الرحیم حیدرآباد سندھ میں شائع ہوا ہے

24-

اس کا تصحیح شدہ متن راقم نے پاکستان و ایران کے مشہور تحقیقی مجلہ دانش کے شمارہ نمبر 17-18

میں 1368 ش مطابق 1989ء میں شائع کرایا۔

در اصل یہ کتاب آپ نے اپنے مرید کے لئے تالیف کی ہے یہ مرید کشمیر کے شہمیری

بادشاہ سلطان قطب الدین ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### حیات دنیا اور اس کی حقیقت

جب تک میخانہ تقدیر کی کارگاہ میں راہ سعادت ووشقاوت کے مسافروں کی لوح استعداد پر نقاشِ فطرت خوش قسمتی یا کوربختی کے نقوش لکھتے رہیں اور مشیت الہی کے دربانِ ہدایت وگمراہی کے موکلوں کو سعاد و اشتیاء کے حال پر نگران مقرر کرتے رہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی بابرکت لطف و کرم مسالک طریقت کے سالکین اور صحرائے طبیعت کے تائبین پر نچھاوروتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پالتہار نے کیا پتاؤ کیا اونچے اونچے ستونوں والے علاوہ کے ساتھ جن کی مانند کسی کو پیدا نہیں کیا گیا، شمود کے ساتھ جنہوں نے واہی میں چٹان تراشی کی اور مٹخوں والے لغزوں کے ساتھ میدہ لوگ تھے جنہوں نے دنیا کے ملکوں میں بڑی سرکشی کی اور فساد پھیلایا

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادِ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخَلِّقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ وَ تَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ الَّذِينَ طَعَفُوا فِي الْبِلَادِ فَاكْثُرُوا فِيهَا الْفَسَادَ (الفرج ۶۶-۱۳۲)

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

جن لوگوں کو قیامت کے دن ہماری بارگاہ میں حضوری کا کھٹکا نہیں وہ دنیا کی زندگی پر خوش اور مطمئن ہیں اور وہ ہماری آیتوں سے غافل ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم کی آگ ہے

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَانَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (يونس ۷-۸)

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

<p>جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کا طالب ہوتا ہے اس کی کارکردگی کا بدلہ دنیا میں دیدیتے ہیں وہ دنیا میں گھائے میں نہیں رہیں گے مگر یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش جہنم کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا، ضائع ہو جائیگی جو کچھ وہ کرتے تھے نابود ہو جائیں گے</p>	<p>مَنْ كَانَ يُرِيدَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زَيْنَتَهَا يُؤْتِ اِيْهِمْ اَعْمَالَہُمْ فِيْہَا وَ هُمْ فِيْہَا لَا يَتَّخِصُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَللّٰیۤنَ لَيْسَ لَہُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْہَا وَ بَاطِلٌ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (ہود ۱۵-۱۶)</p>
--	---

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

<p>ان سے کہہ دو کہ کیا ہم تم کو بتادیں کہ اعمال میں ناکام ترین کون ہیں؟ وہ ہیں جو زندگی میں جن کی ساری کوششیں بھٹکی رہیں اور وہ سے سب کچھ ٹھیک سمجھتے رہے</p>	<p>قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا اَللّٰیۤنَ ضَلَّ سَعِیْہُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنْہُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (الکھف ۱۰۳-۱۰۴)</p>
---	--

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

<p>اے ایمان والو! کہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو ذکر الہی سے غافل نہ کر دیں؟ اگر کسی کو ایسا کر دیں تو وہ سخت خسارے میں رہنے والے ہیں</p>	<p>یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْہِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَآلِیۡکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ (منافقون ۹)</p>
---	---

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

<p>عصر کی قسم! انسان بڑے خسارے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح (نیک کام) کیے</p>	<p>وَ الْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ (العصر ۱ تا ۳)</p>
---	--

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

<p>اے ایمان والو! اگر تمہارے ماں باپ اور بھائی بندے</p>	<p>یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآئِکُمْ وَ</p>
---	---

<p>ایمان کے بارے میں کفر کو ترجیح دیں ان سے الفت رکھیں جو کوئی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان سے الفت رکھے وہ ظالموں میں سے ہیں۔</p>	<p>إِخْوَانِكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاَلَيْكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ ۲۳)</p>
--	--

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

<p>کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور قیامت پر ایمان لایا لیکن وہ دل سے ایمان لانے والے نہیں ہیں</p>	<p>وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (البقرہ ۸)</p>
--	---

### رسمی عبادات

اے عزیز! جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو بطور رسم ادا کر لیتے ہو (جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو دوسروں کی طرح تم بھی روزے رکھتے ہو اسی طرح ہر روز قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہو لیکن میں نہیں جانتا کہ ایمان اور قرآن کے حقائق و اسرار کے بارے میں آنحضرت کو کتنا علم ہے؟۔

### معرفت و عبادت الہی اور دل

یہ اس لئے ہے کہ جو دل خیانت گناہ سے آلودہ ہو کر گندہ ہو گیا ہو ایسے دل پر کلام خداوندی کے انوار کا تجلی نہیں پڑتا کیونکہ

لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعہ ۸۹) اسکو پاک رہنے والوں کے سوا کوئی نہ چھوئے

اور

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ ذِكْرًا لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ (ق ۳۷) بے شک اس میں اہل دل کے لئے نصیحت ہے جب تک آئینہ دل کی حفاظت نہیں کرو گے اسرار قرآن کے تجلی سے محروم رہ جاؤ گے اور تجھے اس کی خبر تک نہیں ہوگی۔

عزیز من! اللہ تعالیٰ سے دل پینا طلب کرنا کہ تم اس کی مدد سے قرآن پاک کے محاسن اور خوبیوں کا مشاہدہ کر سکتے کیونکہ

صُمُّ بُكْمٌ غُمِّي (البقرة ۱۸) بہرے، کونگے اور اندھے

بنے رہنے سے کچھ بھی نہیں ملتا جاہل آباء و اجداد اور فاجرا سا تذہ کی تقلید (و پیروی) سے غفلت اور محرومی کے سوا کچھ نہیں کھلتا لہذا میں نے چاہا کہ حق صحبت ادا کرتے ریا کاری اور خوشامدی سے بچتے ہوئے ایک مخلصانہ یا دداشت لکھوں کیونکہ امور عبادات میں سے سب سے زیادہ اہم مجھے ایمان نظر آیا جو بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک واسطہ ہے ایمان تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے اور نور ایمان کے بغیر طاعات بے کار ہیں۔

حب دنیا اور نور ایمان کی یکجائی ناممکن

جان من!

أَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا      میں سچا مومن ہوں

کہا کرتے ہو یاد رکھیے کہ اسکی حقیقت ہوتی ہے اور حقیقت ایمان قیل و قال (گفتگو اور دعوے) سے درست نہیں ہو سکتی اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے (جیسے) صفت کی ضرورت ہے جنہوں نے وادی مقدس شہود کی بساط پر دنیا و عقبی سے ہاتھ اٹھالیا تھا (اور کہا تھا کہ)

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِئًا وَ إِلَى أَهْلِ  
الْجَنَّةِ يَتَرَا وَرُونَ وَ إِلَى أَهْلِ الدُّنْيَا يَتَعَاوَنُونَ  
رسول صادق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس صاحب حال کو بشارت دی تھی کہ

أَصَبْتُ فَالْزَمْ      جو کچھ تمہیں ملا ہے اب اس پر ثابت قدم رہو

یہ اشارہ اس وقت تیری سمجھ میں آئے گا جب تم (یہ اصول) جان لو گے کہ تیرے دوست کا دشمن تیرا بھی دشمن ہے اور تیرے دشمن کا دوست بھی تیرا دشمن ہے۔

حب دنیا اور حب حق کی یکجائی ناممکن

(حدیث نبوی میں ہے کہ)

ان الله لم يخلق خلقا ابغض اليه من الدنيا      اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو دنیا

سے زیادہ اسے ناپسند ہو

جب تم نے جان لیا کہ دنیا اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اب جان لو کہ لالچی اور بخیل دنیا کے عاشق ہوتے ہیں طمع اور کنجوسی محبت دنیا کے بندھن اور عشق دنیا کی آگ ہے لہذا ثابت ہوا کہ لالچی اور بخیل دونوں اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

بیشک اللہ تعالیٰ بخیل کو اس کی زندگی ہی میں ناپسند کرتا ہے

ان الله تعالى يبغض البخيل في حياته

نورایمان جس سے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی دولت کا آغاز ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا دشمن (محبت دنیا) ایک جگہ اور ایک ہی شخص میں جمع نہیں ہو سکتا۔

آخر از خوابِ امل بیدار شو یکدم ای مستِ هوا ہشیار شو

رہروان رفتند و تو در ماندہ ای حلقہ از سر زن کہ بر در ماندہ ای

راہ زد مشغولِ عالم ترا نیست پروای خدا یک دم ترا

گر ترا دین باید از دنیا مناز ہر دو با ہم راست نیاید کج مبارز

☆ ترجمہ لمبی لمبی امیدوں کے خواب دیکھنے سے باز آنا چاہئے اور خواہشات نفسانی میں بدست رہنے سے کم از کم چند ساعت کے لئے ہشیار ہونا چاہئے

☆ کاروان تو منزل مقصود کی جانب چلا گیا تم پیچھے رہ گئے ہو پھندے کو گردن سے اتار دو جن کی وجہ سے تم پیچھے رہ گئے ہو

☆ دنیا کی فضول مصروفیات نے تمہیں راستے میں روک رکھا ہے اب صورت یہ ہے کہ ایک ساعت کے لئے بھی خدا کی طرف تمہاری توجہ نہیں ہے۔

☆ اب بھی اگر تم دین چاہتے ہو تو دنیا اور اس کے تعلقات پر ناز کرنا چھوڑ دو دین اور دنیا ایک ساتھ جمع ہرگز نہیں ہو سکتے اسے مذاق مت سمجھو۔

حدیث نبوی میں ہے کہ

وحی اللہ تعالیٰ الی داود یا داود تزعم انک تحبنی فان کنت صادقا اخرج حب الدنیا من قلبک فان حبی وحبها لایجتمعان فی قلب واحد

لہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! تم سمجھتے ہو کہ تم مجھ سے محبت کرتا ہے اگر تم اس دعوے میں سچے ہو تو اپنے دل سے محبت دنیا نکال دو کیونکہ میری محنت اور اس کی محبت ایک دل میں یکجا نہیں ہو سکتے

## حقیقت ایمان

عزیز من! حقیقت ایمان عالم جبروت کا آفتاب ہے جو عالم ہویت کے مشرق سے طلوع ہوتا ہے عقول و نفوس کے مختلف درجات اور مراتب پر سے گزرتا ہے اور بیابانِ محبتِ حق کے عاشقوں کی مغرب جان میں غروب ہوتا ہے، ایمان عرائس عالم ملکوت کا زیور ہے جو بارگاہِ ربوہیت کی جانب سے سالکین کشف و ریاضت کو پہنایا جاتا ہے، ایمان طالبینِ حق کے پردہ اسرار کے نقوش ہیں جو سیاحانِ عالمِ قدس

أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ  
الْإِيمَانَ (المجادلہ ۲۲)

یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان  
نقش ہو گیا ہے

کے تحت منزلِ ارادتِ حق کے مسافروں کی تختی پر الہامی قلموں سے ثبت کیا گیا ہے، ایمان عارفین کے دریائے دل کے کوہر ہیں جو علوم و معارف کی موجوں کے ذریعے دل کی گہرائیوں سے نکل کر اعمالِ صالحہ کی صورت میں اعضاء و جوارح کے ساحل پر ظاہر ہوتا ہے، ایمان عاشقانِ حق کے پیشانی کے نور ہیں جو انوارِ جلال و جمالِ حق کے تجلیات کی صورت میں وادیِ محبتِ حق کے عاشقوں کے آئینہ دل میں منعکس ہوتا ہے، ایمان شجرہ توحید کی شاخوں کے میوے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص لوگوں کے دل کے باغیچے میں ثابت قدمی کی آبیاری

إِنَّ لِرَبِّكُمْ فِي أَيَّامِ دَهْرِكُمْ نَفْعَاتٍ  
بے شک تمہارے رب کے لئے تمہارے وقت میں  
خوشبوئیں ہیں

کے تحت لگا دیتا ہے، ایمان معانیِ قربِ الہی کے سیرع کی زینت ہے جو عقل و وہم کے لئے مجبری کرنے والی

آنکھوں میں سرمہ نایاب پھیر دیتا ہے اور عقلِ مدرک کو فضول باتیں بتانے والی زبان کو مقراضِ محویب سے قطع کرنا ہے اور عزتِ توحید کے بازار میں

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ (النازعات ۴۰) اور نفس کو برے خواہشات سے باز رکھا

کے تحت اس کے نفسِ رعنا کے سر مراد کو کاٹ لینا ہے خواہشات اور شہوات کے لشکر کو عشقِ خداوندی کی ہیبت سے کچل دیتا ہے اور دل کو جو

قُلُوبٌ أَحْبَبَانِي دَارُ مُلْكِي ميرا پاپا یہ تخت دوستوں کا دل ہیں

کے تحت محبوبِ حقیقی کا پاپا یہ تخت ہے، آدابِ عبودیت سے تعمیر کرنا ہے خانہِ طبیعت کو جو بشری اخلاق کو توڑ پھوڑ کر اخلاق و کردار سے عاری بنانے والا ہے، نیستی کے پھاؤ ڈرے کی مدد سے تباہ کرنا ہے دنیا و عقبیٰ کو عقلی و نقلی دلائل کے ذریعے بھلا دیتا ہے وجود کے ہجوم میں سے خود کو دریائے فنا و نیستی میں ڈبو دیتا ہے ہستی موہوم کی ذلت سے فانی ہو جاتا ہے اور سحرِ وحدت (کی عزت) سے بقا پاتا ہے بندگی کی پستی اور تنگی سے بازوئے ربانی کی مدد سے ہوائے ہیبت میں پرواز کرتا ہے۔

مغرور لوگ طلعتِ ایمان سے محروم

دامنِ آلود اور مغرور گروہ جن کی روح خواہشاتِ نفسانی کی وجہ سے محبوب اور ان کی محدود عقل خواہشات کی تاریکی میں کسبِ کمال سے عاجز ہیں ان کی دامنِ آلود طبیعت دنیا کی مکر و فریب پر آشفتہ ہیں اور ان کا ایمان و سادسِ شیطان سے متزلزل ہے ایسی حالت میں بھلا انہیں طلعتِ ایمان کی نورانی تجلیات اور اسرارِ عرفان کے نور کی کیا خبر؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَأَخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ

آپ کہہ دیں کہ تمہارے باپ، دادا، تمہارے بیٹے، تمہاری بیوی، کنبے والے، جمع کردہ مال، تجارت جس میں مندے کے اندیشے میں تم رہتے ہو، گھر جسے تم چاہتے ہو، یہ سب اگر تمہارے ہاں

جِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ  
اللَّهُ بِأَمْرِهِ (التوبة ۲۴)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول، اس کی راہ میں جہاد سے  
زیادہ تمہیں عزیز ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا حکم  
(عذاب) لانے تک تم انتظار کرو

یہ آیت یہی بیان کرتی ہے کہ ماں باپ اور اہل دعیال، خویش و اقارب، مال و اسباب، ملک و سلطنت سب  
کے سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خس و خاشاک (رکاوٹ) ہیں جب تک طالب حق

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ (الحج ۷۸) راہ حق میں خوب جہاد (جدوجہد) کرو

کے اشارے کے مطابق ان تمام کے هجوم سے اپنا راستہ پاک نہیں کرے گا بشریت کے پس پردہ نور تو حید اور  
نور ایمان کے چہرے سے نقاب نہیں اٹھے گا جو کوئی اس مقام کی تحقیق نہیں کرے گا اس کے لئے

أَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا میں سچا مومن ہوں

کا دعویٰ زیب نہیں دیتا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے  
ہیں کہ

لَا يَزَالُ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُدْفَعُ سَخَطَ  
اللَّهِ عَنِ الْعِبَادِ حَتَّى إِذَا نَزَلُوا بِالْمَنْزِلِ  
الَّذِي لَا يَبَالُونَ مَا نَقَصَ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا  
سَلِمَتْ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ فَإِذَا قَالُوا عِنْدَ  
ذَلِكَ قَالِ اللَّهُ تَعَالَى كَذَبْتُمْ كَذَبْتُمْ

جب بھی کوئی بندہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یہ تعالیٰ کی ناراضگی  
کو دور کرتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس  
کے دین کو نقصان پہنچتا ہے مگر دنیا محفوظ رہتی ہے اس وقت  
اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی اس حالت میں جب وہ لا الہ الا اللہ  
پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جھوٹے ہو تم جھوٹے ہو

عاشقانِ حق کا راستہ

اللہ کے رسول ﷺ نے بالکل سچ فرمایا ہے اوپر جن باتوں کا ذکر ہوا ہے وہ عام طالبوں کا راستہ ہے  
لیکن طالبان خاص کا راستہ اس سے زیادہ بلند و برتر ہے عاشقانِ خدا کی قدم ہمت اس سے بھی بلند و برتر ہیں  
ابو یزید بسطامی کی زبان سے اس معنی کی حقیقت ذرا سن لو فرماتے ہیں کہ

لَوْ خَطَرَ بِيَالِي الدُّنْيَا لَتَوَضَّأْتُ وَ لَوْ خَطَرَ  
بِيَالِي الْآخِرَةِ لَا غَتَسَلْتُ  
اگر دنیا کی لذتوں کا خیال آئے تو میں وضو کرتا ہوں اور  
اگر آخرت کی نعمتوں کا خیال آئے تو غسل کرتا ہوں

### درِ طلب

عزیز من! یہ ایک دستور ہے کہ دنیا کا طلبگار جسمانی لذتوں اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو  
قافی اور بے قیمت ہے، حصول دولت کی کوشش کرتا ہے جبکہ طالبانِ خدا اللہ تعالیٰ کے اسرار و رموز کے  
خیال (میں لگن رہتے ہیں)۔ یہ ہنوز ان کی ابتدائی منزل ہے لیکن اس ابتدائی منزل کا کوئی انتہایا اختتام نہیں  
ہے۔ پس نور فہم کی روشنی میں انصاف کے طور پر اپنے وجود میں سیر کرو اگر کسی معافی کے متعلق کوئی اثر تمہیں مل  
جائے تو ٹھیک ہے

یہ تمہارے لئے مبارک ہے پس تم اس پر خوشی مناو یہ	فَطُوبَى لَكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا
اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو	يَجْمَعُونَ (یونس ۵۸)

اگر کوئی اثر نہ ملے تو پھر چاہئے کہ غفلت و جہالت کی وادی میں پریشان بھٹکتا نہ رہے اپنی زندگی کے لمحات  
کو قیمتی جانے، موت سے پہلے اگلے جہاں کے لئے تیاری کرے اور ایمان کی فکر کرے۔

### مرد میدانِ طریقت

اگر تمہارے والدین اللہ کی راہ میں رکاوٹ بنے جس کا تمہیں احساس بھی نہ ہو تو پھر میدانِ طریقت  
کے مرد میدان ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ طریقت میں مرد میدان اس شخص کو کہا جاتا ہے جو دنیا اور  
معاملات دنیا کی محبت اور اس کی آلودگی سے پاک ہو چکا ہو نفسانی خواہشات اور طبعی میلانات سے چھٹکارا  
حاصل کر چکا ہو عالم بالا کے انوار اور اس کی شعاعیں اس کی جان کو نور کر چکی ہوں۔

لہذا وہ عورتیں جو پاک و صاف اور درِ طلب کے حامل ہوں، اس راہ کے مرد میدان ہیں جبکہ وہ مرد  
جو غافل اور درِ طلب سے عاری ہو وہ حقیقت میں عورت سے بھی کم درجے کے انسان ہیں۔

تا نیاید دردِ این کسارت پدید

قصہٗ این درد نتوانی شنید

دردِ او گر دامت گیرد دمی

رستگاری یابی از عالمِ همی

ورنه گیرد دامت این دردِ زود

گفت گوی من ندارد هیچ سود

☆ اگر تم میں دردِ طلبِ ظاہر نہیں ہو تو یقیناً تم اس کا قصہ کبھی نہ سن سکو گے

☆ اگر اس کا درد ایک لمحے کے لئے بھی تمہارا دامن گیر ہو تو تم دونوں جہانوں میں کامیاب رہو گے۔

☆ اگر تم میں دردِ مولیٰ موجود ہی نہیں تو تمہیں میری باتوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

### احکامِ الہی کی تعمیل

عزیزِ من! تم اپنے غلام کو حکم دے کہ فلان کام کرو اور فلان کام نہ کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری گردن اڑادی جائے گی اور ساتھ ہی کسی کو نگران مقرر کرے تاکہ اس پر کڑی نظر رکھے یقین ہے کہ وہ ہرگز تمہارے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ

أَقِمْو الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ (البقرة ۴۳) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

اور

وَانْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ (البقرة ۲۵۴) ہم نے جو رزق دی ہے اس میں سے خرچ کرو

اور

<p>وَالْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ۱۰۴)</p>	<p>تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی جانب بلائیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں</p>
---	--

اور

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ  
(البقرة ۱۸۸)

تم ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھایا  
کریں

اور

وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً  
(آل عمران ۱۳۰)

اور سود مت کھایا کرو

اور

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ  
(الانعام ۱۵۳)

یتیم کی مال کے قریب بھی مت جاؤ

اور

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا  
(الحجرات ۱۲)

ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں

اور

وَإِنَّ لَكُمْ لِحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ  
(۱۱-۱۰)

اور تم پر نگرانی کرنے والے اور لکھنے والے فرشتے  
موکل ہیں

تم ان احکام پر کوئی عمل نہیں کرتے یہ اس لئے ہے کہ تمہارا علم سیاست پر مبنی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم پر جو ایمان کہلاتا ہے، بالکل نہیں ہے اگر تمہیں پختہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بالکل سچا ہے اور وہ اپنے احکام نافذ کرنے پر قادر ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے، کرتا ہے تو یقیناً تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کبھی نہیں کرو گے۔

یہاں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اکثر لوگوں کا ایمان ایمان ہی نہیں ہے الا ماشاء اللہ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ  
الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (البقرة ۸)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر  
ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان رکھنے والے نہیں ہیں

ایک تمثیلی حکایت

اے عزیز! کسی ملک میں کوئی یہودی یا مجوسی حکیم رہتا ہے علم طب میں اس کی مہارت اور حذاقت کا

تمہیں خوب اعتراف ہے جب تمہیں کوئی خطرناک بیماری لگ جاتی ہے تو تم اس حکیم کے پاس جاؤ گے اگر حکیم تمہیں کہہ دے کہ ”ایک مہینہ تک روٹی نہ کھائیں ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے“ اس صورت میں تم یقیناً صحت کی امید میں روٹی کھانے سے پرہیز کرو گے اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں پیغمبر بھیجے تاکہ تمہیں سعادت ہندی اور بدبختی کی باتیں پہنچائے اور بتائے کہ ”مرحق کی اطاعت سعادتِ ابدی اور دولتِ سرمدی ہے“ اس کے باوجود تم نے اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو بھلا دیا نفسانی خواہشات اور شیطانی مطالب کے مطابق کام کیا اب کیا کہتے ہو کہ تمہارے عمل کے مطابق تمہارے نزدیک یہودی کی بات مفید نہ تھی؟ اور ایک لاکھ پیغمبروں کی بات غیر مفید نہ تھی؟ اس سے یہی ثابت ہوتی ہے کہ اپنی حقیقت کفر تم پر واضح ہو گئی۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ  
أَعْرَضَ عَنْهَا (السجدة ۲۲)

اس سے بڑا ظالم کون جسے آیات الہی کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ اس سے منہ پھیر لے؟

## چار خطرناک عقبات (گھاٹیاں)

عزیز من! اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ حجاب میں پوشیدہ اور نقاب میں روپوش رہے لیکن آدمی بشری، بیکسی (حیوانی)، سبسی (درندگی) اور شیطانی صفات کی تاریکی کے غلبے کی وجہ سے محبوب ہوتا ہے تمام مذموم صفات اور مردود اخلاق کی اصل چار ہیں (۱) بخل (کنجوسی) (۲) کبر (غرور)، نخوت (۳) ظلم (ستم، نا انصافی) (۴) ریا (دکھاوا، نمود، نمائش) یہ چار صفات مذمومہ سالکین راہِ حق کے لئے سب سے بڑے حجاب ہیں باقی ہلاکت آفرین اوصاف اور مذموم صفات جن کی وجہ سے لوگ اللہ تعالیٰ سے محبوب رہتے ہیں ان ہی چاروں کے فروع و شاخیں ہیں اور یہی چار راہِ حق کی چار گھاٹیاں ہیں (جسے عربی میں عقبہ کہتے ہیں)

## عقبہ اول بخل و کنجوسی

پہلی گھائی بخل ہے یہ دنیا کی محبت کا نتیجہ ہے کیونکہ دنیا اس کا محبوب ہے لہذا محبوب (کو خرچ کر کے زوال (ختم یا کم کرنے) کو وہ ناپسند کرتا ہے (لہذا وہ) اس کی حفاظت کی خوب کوشش کرتا ہے اسے مزید حاصل کرنے کے لئے عجیب و غریب حیلے بہانے بناتا ہے۔

اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ دنیا کی مذمت میں آنے والی روایات اور احادیث میں غور کیا جائے

مثلاً

لو كانت الدنيا تزن عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء  
اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا چھھر کے پر کے برابر وزن رکھتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کے برابر بھی ہرگز نہ دیتا اور ابن سعد اور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”میں اس قافلے کے ساتھ تھا جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ٹھہرا ہوا تھا پس ہم نے ایک مردار کو دیکھا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ مردار اس کے مالک کو برا لگا پس اس نے یہاں پھینک دیا؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ مردار ہے اسے لوگ کیوں نہ پھینک دیں؟ فرمایا

فاللینیا اھون علی اللہ من ہذہ علی اھلہا	پس دنیا اللہ کو اس سے زیادہ ناپسند ہے جتنا یہ مردار اس کے مالک کو
---	---

حسرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق خلقا ابغض الیہ من الدنیا و انہ منذ خلقھا لم ینظر الیہا جب سے یہ پیدا ہوئی ہے اللہ نے اس کی جانب نہیں دیکھا پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک چھھر کے پر سے بھی بے وقعت ہے دوسری حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا مردار ہے تیسری حدیث میں کہا گیا ہے کہ دنیا اپنی کمینگی، بے وقعتی اور مرداری کے باوجود اللہ تعالیٰ کا دشمن بھی ہے۔

پس دنیا زوال پذیر اور فنا ہونے والی ہے اس کا وجود خواب و خیال سے زیادہ نہیں اس کے باوجود اس کی نعمتوں کے ساتھ ہزار دشواریاں (بھی وابستہ) ہیں یقین جانیں کہ حقیقت ایمان جو لامکان میں پرواز کرنے والا پرندہ ہے ایک ایسے مقام میں جہاں اسے ایک کمینہ مردار کے ساتھ رہنا پڑے، ہرگز نہیں رہ سکتا۔ مومن کی علامتوں میں سے ایک بلند ہمتی ہے اس مناسبت سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ

الدنيا خطوة المؤمن دنیا مومن کے قدموں تلے پامال ہے

یعنی عالمِ علوی کی چوٹیوں کا شہباز قربِ مولیٰ کے بلند ہمت اور نچے درجے کے مخلوق میں اقامت گزین ہو جاتا ہے عالمِ سفلی کی پستی اور تنگی سے عالمِ لاہوت کی بلند یوں میں پرواز کرتا ہے دنیا اور دیرانہ دنیا کو جہاں صرف الو رہا کرتے ہیں، اپنی قدموں تلے روندھ دیتا ہے۔

عقبہ دوم کبر و نخوت

دوسری گھائی کبر و غرور ہے آدمی کی یہ ایک خاصیت ہے کہ غفلت اور حجاب کی صورت میں اسبابِ معنوی کے مطالعہ کرنے اور اخروی نعمتوں کے حاصل کرنے میں خود کو دوسروں سے بے نیاز سمجھتا ہے جبکہ دنیوی نعمتوں اور اسبابِ دنیا کے بارے میں دوسروں کو اپنا محتاج خیال کرتا ہے اس طرح اس میں غرور پیدا ہوتا ہے۔ اس بیماری (غرور) کا علاج یہ ہے کہ اپنے حالت میں خوب غور و فکر کرے حقیقت یہ ہے کہ وہ خود ایک گندہ پانی (مادہ منویہ) تھا جس کو دیکھ کر آدمی کراہت محسوس کرتا ہے اس کا انجام موت اور مردار بن جانا ہے دفن ہو جانے کے ہفتہ بھر بعد اگر اس کے قبر کو کھولا جائے تو ساری مخلوق اس کے تعفن، گندگی اور نجاست سے متنفر ہو کر بھاگ جائیں گے صحت و سلامتی اور زندگی کے وقت بھی آدمی گندگی اور نجاست کا حامل ہوتا ہے وہ دن میں کئی بار ان نجاستوں کو خود سے دور کرتا ہے اگر کوئی ایسا نہ کرے تو گندگیاں خود بخود باہر نکل آئیں گی۔ طاقت، ذہانت اور کیاست کے دعوؤں کے باوجود وہ اپنے ذاتی قوت اور تدبیر سے ایک مکھی یا مچھر کو بھی دور نہیں کر سکتا اگر کسی ایک انگلی میں درد یا بیماری پیدا ہو جائے تو پھر وہ بے قرار و عاجز ہو کر رہ جاتا ہے زندگی

اس کے لئے ناخوشگوار بن جاتی ہے۔ ایسے شخص کے لئے افسوس اور شرم! جو جناب فاطر، حکیم، قادر اور عظیم کی بارگاہ میں اپنی ہستی کا نام لے یا اپنی بے مایہ ہستی پر نگاہ رکھے۔

چون تو حمال نجاست آمدی      از چہ در صدر ریاست آمدی  
آن سگ دوزخ کہ تو بشنیلہ ای      در تو خفته است و تو خوش آسودہ ای  
باش تا فردا سگ کبر و منی      سر ز دوزخ بر کند از دشمنی  
نیک بین گر تشنگی مردن ترا      بہتر است از نام خود بردن ترا  
گرشوی چون خاک در رہ پائمال      تا ابد جان را بدست آری کمال

☆ جب تم نجاستوں کا حامل ہے تو پھر کس بناء پر تم صدر مملکت بن گئے ہو؟

☆ جس دوزخی کتے (دنیا کی محبت) سے متعلق تم نے سنا ہے وہ تمہارے اندر سویا ہوا ہے مگر تم اس سے بے خبر ہو

☆ ٹھہر وکل غرور و نخوت کا کتا دوزخ سے تمہاری دشمنی میں سر اٹھائے گا

☆ اگر تم گنہگار میں مرجائے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنا نام لے کر شہرت حاصل کرو

☆ اگر تم مٹی کی مانند اس راستے میں پامال ہوتا رہے تو تب اپنی جان کے لئے کمال حاصل کر سکے گا

عقبہ سوم ظلم و نا انصافی

تیسری گھائی ظلم ہے اے عزیز! ظالم اس شخص کی مانند ہے جو شراب میں سن کرنے والی دوائی ملا کر پیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اعضاء و جوارح سن ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے ہاتھ میں ایک کلہاڑی لے کر اس خیال کے ساتھ کہ وہ دشمن کو مار رہا ہے، اسے اپنے پاؤں پر دے مارتا ہے پاؤں کے گوشت پوست اور رگ و ریشے کو کاٹ ڈالتا ہے اور ہڈی توڑ دیتا ہے مدہوشی اور مستی کی وجہ سے اسے خبر نہیں ہوتی (کہ وہ کسے مار رہا ہے؟) جب ہوش میں آتا ہے اور ساتھ ہی اس کی مستی اور سن زائل ہو جاتی ہے تو پھر درد و غم سے فریاد کرتا ہے اور افسوس و ندامت کے آنسو بہاتا ہے لیکن اب ان سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بس اسی طرح ظالم کی چشم بصیرت شیطانی و سوسوں کی تاریکی اور شہواتِ نفسانی کے ہیجان خیزی کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہے لہذا وہ اپنے

انفعال کے انجام دیکھنے سے معذور اور دوسروں کے انجام بد سے مسرور ہوتا ہے لیکن جب اس کا خبیث پودا (زندگی) موت کے جھونکے سے ہلنے لگتا ہے اور اس کی جیس آنکھیں اجل کے نقارے کے ساتھ ہی جھوٹی امیدوں سے کھل جاتی ہیں وہ اپنے مقاصد کو بچھو کی صورت میں اور نیتوں کو اثر دہے کی شکل میں دیکھ لیتا ہے، فاسد تصورات اور جھوٹے توقعات کو بھڑکتی ہوئی آگ کی شکل میں اسے دکھائی دیتا ہے اور غضب کا سمندر

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (البروج ۱۲) بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑا سخت ہے

کے تحت ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے جب سیاست اور عذاب کے فرشتے اسے خطاب کرتے ہیں

لَقَدْ كُنْتُمْ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكُمْ غِطَاءَكُمُ فَبَصُرَكُمُ الْيَوْمَ حَدِيدًا (ق ۲۲) تم پر وہ غفلت میں تھا ہم نے تم سے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تمہاری نگاہ خوب تیز ہے تو ان کے دلوں سے فریاد بلند ہوتے ہیں کہ

رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ (السجدہ ۲۲) اے رب! ہم نے اچھی طرح دیکھ اور سن لیا اب ہمیں واپس دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے

ان کی اس فریاد کے جواب میں اللہ تعالیٰ یوں طاب فرماتا ہے کہ

أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرْ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ (الفاطر ۳۷) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ تم عبرت/سبق لینا چاہتے تو لے سکتے تھے؟ تمہارے پاس منبہہ کرنے والا بھی آ گیا تھا اب مزا چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے

اور

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ (المدثر ۲۸) ہر شخص اپنے کردہ عمل کے بدلے میں رہن میں رکھے ہیں

اور

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (النمل ۹۰) تمہیں جزا نہیں دی جائیگی مگر وہ جو تم کرتے تھے

اور

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيُّ مُنْقَلَبٍ  
يَنْقَلِبُونَ (الشعراء ۲۲۷)

ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس  
انجام سے دوچار ہوتے ہیں؟

۷

خانہ خلقی کنی زیر و زبر تا بر اندازی سر افرازی بدر  
خون بریزی خلق را در صد مقام تا خوری یک لقمہ از وی حرام  
خوشہ چین کوی درویشان توای در گدا طبعی بتر زیشان توای  
چند خواہی بودنی پختہ نہ خام نی بدونی نیک ونی خاص و نہ عام  
پادشاہی ذوق معنی بردن است نی بزور و ظلم دنیا خوردن است

☆ تم لوگوں کے گھروں کو زیر و زبر کرتے ہوتا کہ اس میں مقیم معزز لوگوں کو باہر نکال کر خود ان پر قابض  
ہو جائے۔

☆ تم ہر جگہ لوگوں کی خون ریزی کرتے ہوتا کہ ظلم و ستم کے ذریعے ان کا مال حرام طور پر کھا جائے۔

☆ تم گدا گروں کا خوشہ چین ہو کہ ایک ایک دانہ جمع کرنا پھرتا ہے بلکہ تمہارے گداگری کی طبیعت ان سے بھی  
بدتر ہے۔

☆ تم کب تک اس حالت میں رہو گے تم پختہ فکر کا مالک ہے نہ خام خیالی کا تم نیکو کار ہے نہ بدکار اور خاص ہونہ  
عام تم کسی کے زمرے میں بھی شامل نہیں ہو۔

☆ بادشاہی ذوق معنی سے بہرہ ور ہونے کا نام ہے ظلم و ستم اور قوت و حشمت کے ذریعے دنیا کمانا بادشاہی نہیں  
ہے۔

عقبہ چہارم ریا کاری اور نمود و نمائش

چوتھی گھائی ریا کاری ہے اور یہ شرک خفی ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی خبر دی  
ہے اس کی حقیقت عام لوگوں سے اس قدر پوشیدہ ہے کہ خاصانِ عنایتِ الہی مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے

عظام کے سوا کوئی اس سے آگاہ نہیں یہ اہل غفلت کے اعمال و افعال میں اس طرح جاری و ساری رہتی ہے کہ اسے خبر بھی نہیں ہوتی لیکن جب قیامت کا دن

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (الطارق ۹) جس دن پوشیدہ و اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی

آئے گا تو جنہیں وہ دنیا میں طاعات و نیکی خیال کرتے رہے تھے وہی ریا کے شمولیت کی بناء پر صورت مخالفت و گناہ میں ظاہر ہونگے نیکیاں برائیوں کے پلڑے میں جا پڑیں گی اور اسرار وَبَدَأَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ (الزمر ۴۷) نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا ہوگا منکشف ہو جائے گا۔

اے عزیز! اللہ تعالیٰ کا حکم یوں ہے کہ

ان اكرمكم عند الله اتقاكم (الحجرات ۱۳)	اللہ کے نزدیک تم میں بہترین وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو
--	--

لیکن تم عزت و شرف کو زرین انگشتریوں، قیمتی کپڑوں، عمدہ گھوڑوں اور بد کردار نوکروں میں تلاش کرتے ہو، احکام حق کے نفاذ کے سلسلے میں فاسق حکام کے ساتھ دنیوی فائدے کی خاطر سمجھوتے کرتے ہو، اپنے نام پر پروانے بنواتے ہو، خواہشات اور شیطان کی باتیں فرقان الہی کے مقابلے میں زیادہ ضروری جانتے ہو اور خدا و رسول کے مقابلے میں تمہارے ہاں فاسقوں اور فاجروں کی زیادہ عزت ہے یہاں پر اگر تم ذرا نظر انصاف دوڑائے تو تمہارے اسلام و ایمان کا مرتبہ نظر آئے گا تم انہیں حاصل کرنے اور انہیں کمال تک پہنچانے میں مشغول ہوتا ہے لیکن تمہیں بہت سی گھائیاں عبور کرنا ہوگا تاکہ وادی کرم سے نسیم آشنائے حق کی خوشبو تمہارے مشام جان تک پہنچے یہ سعادت اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لے، مرغوب و مانوس اشیا ترک کرے اور خویش و اقارب سے دوری اختیار کرے۔

شاخ امل بزن کہ چراغی است زود میر

بیخ هوس بکن کہ درختی است کم بقا

گر سر یوم یحییٰ بر عقل خواندہ ای  
 پس پائمالِ مالِ مباح از سرِ هوا  
 از کوی رهنانِ طبیعت ببر قدم  
 واز خوی رهرانِ طریقت طلب صفا

☆ شاخ امید کاٹ پھینکو کیونکہ یہ جلدی بچھ جانے والا چراغ ہے اور خواہشات نفسانی کو بیخ و بن سے نکال دو کیونکہ یہ گر جانے والے درخت کی مانند ہے۔

☆ اگر تم نے قیامت کے اسرار پر غور و فکر کر لیا ہے تو خواہشاتِ نفسانی کی پیروی میں مال و منالِ دنیا کے پیچھے مت پڑو۔

☆ رهنانِ طبیعت کے راستے میں جانے سے قدم روک لو اور راہِ طریقت پر چلنے والوں سے صفا و پا کی طلب کرو۔

اے عزیز! اگر تمہارے کپڑے کے نیچے کوئی خطرناک اثر دہا ہو کوئی شخص تمہیں اس سے آگاہ کرے تو چاہئے کہ اس کا شکر گزار ہو یہ ہلاکت آفرین صفاتِ مذمومہ سانپ اور بچھو کے شر سے بھی سے زیادہ سخت اور خطرناک ہیں کیونکہ اثر دہے کا ضرر جسم میں اثر انداز ہوتا ہے اور یہ بدنی مصیبت درجاتِ اخروی کے حصول کا ذریعہ ہو سکتا ہے لیکن ان صفاتِ مذمومہ کا اثر دین و ایمان میں ہوتا ہے اور اس کی مصیبت ابدی خسار اور دائمی عذاب ہے جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ مسالکِ ایمان و اسلام کے سالکین کی ترقی و عروج کو شیطانی وسوسوں اور خواہشاتِ نفسانی کی آفتوں سے اپنی عصمت میں محفوظ و مامون رکھے بمنہ و کرمہ انہ قریب مجیب والسلام علی من اتبع الهدی